Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

اگر ہم نے وقت کے ساتھ دخل انداز ہونے والی معاشرتی برائیوں کا مقابلہ نہ کیا تو ہم دنیا کے معلم نہیں بن سکتے

جھگڑوں اور مصیبتوں کی بوجھل گٹھڑیاں اٹھا کر شاہراہ غلبہ اسلام پر تیزی سے آگے بڑھنا ممکن نہیں ہے

اگر چند افراد بھی جھگڑنے اور باہم لڑنے والے پیدا ہو جائیں تو ساری جماعت برکتوں سے محروم ہو جاتی ہے

جماعت کے تمام ادارے اور مربیان، چھوٹے اور بڑے، کیا مرد اور کیا عورتیں سب جھگڑے ختم کرنے کیلئے ایک جہاد شروع کر دیں

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ ۱۲ نبوت ۱۳۶۱ ہش مطابق ۱۲ نومبر ۱۹۸۲ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

مرتبہ:- مکرم یوسف سلیم ملک صاحب ایم اے انچارج صیغہ زود نویسی - ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور نے یہ آیہ کریمہ تلاوت فرمائی:-

اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ یَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَیُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ وَیُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَیَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِیْ كَانَتْ عَلَیْهِمْ ؕ فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ مَعَهٗۤ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

(الاعراف : ۱۵۸)

اور پھر فرمایا:-

"میں نے ایک گزشتہ خطبہ جمعہ میں قرآن کریم کی اُس آیت کے مضمون کی طرف توجہ دلائی تھی جس میں دُنیا کی زندگی کا تجزیہ پیش فرمایا گیا ہے اور یہ بیان کیا تھا کہ دُنیا کی اسی زندگی کے استعمال سے اور اس میں دلچسپی لینے سے دو بالکل مختلف نتائج پیدا ہو سکتے ہیں۔ عذابِ شدید کا نتیجہ بھی جو دُنیا و آخرت دونوں سے تعلق رکھتا ہے اور مغفرت اور رضوان کا نتیجہ بھی جو دُنیا و آخرت دونوں سے تعلق رکھتا ہے۔

مغفرت اور رضوان کا وہ نیک انجام کیسے حاصل کیا جائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں اس مغفرت اور رضوان کو حاصل کرنے کے سلسلہ میں کیا سعی فرمائی، اس کا ذکر اس آیت میں ملتا ہے جو میں نے ابھی آپ کے سامنے تلاوت کی ہے۔ یعنی دُنیا کی زندگی کے تمام بدپہلوؤں سے بچنے کا بہترین ذریعہ کیا ہے، اس کا پہلا حصہ قرآن کریم یہ بیان فرماتا ہے وہی لوگ ہیں جو زندگی کے بد پہلوؤں سے بچ کر اس کے نیک اور پاکیزہ پہلوؤں کو اختیار کرتے ہیں۔ اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ وہی لوگ اس عظیم الشان مطلب کو پاجاتے ہیں جو نبیٔ اُمّی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کرتے ہیں جس نظر سے اس نے دُنیا کو دیکھا جس طرح اس نے دُنیا میں رہ کر دُنیا سے پاک زندگی بسر کی اور حیاتِ رُوحانی کا ایک عظیم الشان نمونہ قائم فرمایا اگر تم اس رسولؐ کی پیروی کرو گے تو تم بھی دُنیا کی ہر قسم کی بدی سے پاک رہو گے، اُس کے شر سے بچے رہو گے اور اس کے نیک پہلوؤں سے استفادہ کرنے کے اہل قرار دیئے جاؤ گے۔

اِس آیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مساعی کا جو خلاصہ پیش کیا گیا ہے وہ یہ ہے یَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ آپؐ ہمیشہ نیک کاموں کا حکم دیا کرتے تھے یَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ اور بُرے کاموں سے اور بدیوں سے روکتے رہے۔ یعنی تمام زندگی آپؐ نے ہمیشہ نیک احکام جاری فرمائے اور بُرے کاموں سے روکا، اور اپنے ماننے والوں پر طیّبات کو حلال کیا اور خبائث کو حرام قرار دیا۔ یعنی آپؐ کی تعلیم میں زندگی کے سارے اچھے پہلو موجود ہیں اور زندگی کے سارے بدپہلوؤں سے نجات بخشی گئی ہے۔ زندگی کے ہر مختلف شعبہ میں خواہ وہ مأکولات سے تعلق رکھتا ہو یعنی کھانے پینے کی چیزوں سے یا پہننے اوڑھنے سے یا معاشرہ سے۔ ہر پہلو میں طیّبات بھی ملتی ہیں اور خبائث بھی ملتی ہیں۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق فرمایا گیا کہ وہ اپنے ماننے والوں پر یہ دونوں امور کھول دیتا ہے، کوئی لگی لپٹی باقی نہیں رکھی، کوئی مخفی راز نہیں رہنے دیا، زندگی کے تمام بُرے پہلوؤں سے خوب اچھی طرح آگاہ فرما دیا اور زندگی کے تمام اچھے پہلوؤں سے بھی خوب کھول کر آگاہ فرما دیا۔ اور صرف یہی نہیں بلکہ اُن بُرائیوں سے بچنے میں اُن کی مدد کی۔

چنانچہ یَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِیْ كَانَتْ عَلَیْهِمْ میں ایک عجیب نقشہ کھینچا گیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مساعی محض تعلیم کی حد تک نہیں کہ یہ کرو اور یہ نہ کرو بلکہ جہاں بوجھ اُترنے کا سوال ہے یعنی وہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — فون: ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

خطبہ نمبر ۳۷

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۶۱ | اتوار ۴ صفر المظفر ۱۴۰۳ھ ۲۱ نبوت ۱۳۶۱ ہش ۲۱ نومبر ۱۹۸۲ء | نمبر ۲۶۰

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ، ملشر: مسعود احمد ، پرنٹر: سید عبدالحی ، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ، قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گندی عادتیں، وہ بدیاں جو انسان کو چمٹ جاتی ہیں، وہ محض تعلیم سے دُور نہیں ہوا کرتیں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خود وہ عادات دُور کروائی ہیں۔ کس طرح دُور کروائیں اِس مضمون کو قرآن کریم کئی دوسری جگہ بیان فرما رہا ہے۔ دعاؤں کے ذریعہ، اپنے پاک نمونہ کے ذریعہ، اپنی قوّتِ قدسیہ کے ذریعہ جو دعا اور پاک نمونہ سے الگ ایک تیسری چیز ہے۔ یہ ایک ایسی رُوحانی قوّت ہے جو نیک بندہ کو عطا کی جاتی ہے اور براہِ راست اِصلاح کرتی ہے جیسا کہ فرمایا یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ (الجمعۃ : ۳) یعنی تعلیم و حکمتِ کتاب تو بعد کی باتیں ہیں یہ خدا تعالیٰ کی آیات کی تلاوت کے ساتھ ساتھ اُن کا تزکیۂ نفس شروع کر دیتا ہے۔ تو یہاں ضمیر یَضَعُ عَنْھُمْ اِصْرَھُمْ کی اُن لوگوں کی طرف نہیں پھیری جن پر بوجھ پڑے ہوئے ہیں کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعلیم سے مستفید ہو کر اپنے بوجھ اُتار پھینکتے ہیں۔ یہ نہیں فرمایا گیا۔ فرمایا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نیکیوں اور بدیوں کی راہوں کو خوب کھولنے کے بعد پھر اپنے ماننے والوں کی مدد فرماتے ہیں اور اپنی طرف سے اپنی کوشش اور جدّوجہد سے ان کو پاک کرتے ہیں۔"

(اِس موقع پر بجلی کی رَو بند ہو جانے پر جنریٹر چلانے میں تاخیر ہو گئی حضور نے محترم ناظر صاحب اِصلاح وارشاد کو یہ ہدایت فرمائی کہ نیا بیٹری سسٹم فوری جاری کریں اور بجلی کی رَو بند ہو جانے پر یہ متبادل اِنتظام فوری طور پر عمل میں آجایا کرے تاکہ جماعت کا قیمتی وقت ضائع نہ ہو۔ ناقل)

"پس یَضَعُ عَنْھُمْ اِصْرَھُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِیْ کَانَتْ عَلَیْھِمْ میں جو نقشہ کھینچا گیا ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تعلیمِ کتاب کے بعد اور اس کی حکمتیں بیان فرمانے کے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی قوّتِ قدسیہ کے ساتھ اور ذاتی مساعی کے نتیجہ میں قوم کو اُن مصیبتوں سے نجات بخش رہے ہیں جن مصیبتوں میں وہ قوم خود صدیوں سے مُبتلا ہے، اور یہ پہلو بہت ہی عظیم الشان حکمت کا پہلو ہے جو تمام مربّیان کے لئے اختیار کرنا ضروری ہے۔

جب ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم دُنیا کی اِصلاح کے لئے مقرر کئے گئے ہیں تو ہرگز یہ مراد نہیں ہے کہ دُنیا کو صرف اس کی نیکیوں اور اس کی بدیوں کی راہوں سے آگاہ کر دیں اور پھر بے نیاز ہو کر بیٹھ جائیں کیونکہ دُنیا کو نیکیوں اور بدیوں کی راہیں معلوم بھی ہوں تو وہ نہ بدیوں کی راہوں سے بچ سکتی ہے نہ نیکیوں کی راہوں کو اختیار کر سکتی ہے۔ دُنیا کی وہی کیفیت ہوتی ہے کہ ؎

جانتا ہوں ثواب طاعت و زُہد
پر طبیعت اِدھر آتی نہیں

(دیوانِ غالب صفحہ ۱۵۴ مطبوعہ ۱۹۶۵ء)

یعنی مجھے تم کیا بتاتے ہو کہ بدی کی راہ کیا ہے اور نیکی کی راہ کیا ہے۔ مجھے اِس بات کا عِلم تو ہے لیکن طبیعت اِدھر نہیں آتی۔ اب دُنیا میں جتنے بھی DRUGADDICTS یعنی خطرناک نشوں کے عادی لوگ ہیں جو لاکھوں، کروڑوں، اربوں روپیہ ایسی زہریلی دواؤں پر خرچ کر رہے ہیں جن سے وقتی طور پر اُن کو خمار آجاتا ہے، مستی آجاتی ہے۔ بعض دفعہ وہ سمجھتے ہیں کہ ہم ہلکے پُھلکے ہو گئے ہیں اور اُوپر اُڑ رہے ہیں۔ اِس قسم کی وقتی اور آنی جانی کیفیات ہیں جو وہ اپنے اُوپر طاری کر لیتے ہیں۔ اُن کو یہ خوب علم ہے کہ ان لوگوں کا کتنا خطرناک انجام ہوتا ہے۔ یا وہ پاگل ہو کر مر جاتے ہیں یا ہزار قسم کی بیماریوں میں مُبتلا ہو جاتے ہیں۔ اُن کے اعصاب ٹوٹ جاتے ہیں۔ وہ دوائیاں اُن کو نہیں مِل سکتیں پھر وہ جرائم میں مُبتلا ہو جاتے ہیں اور بڑے بڑے بھیانک جرائم کرتے ہیں کہ کسی طرح وہ دوائی حاصل ہو جائے۔ یہ تو نہیں کہ اُن کو علم نہیں ہے کہ وہ کیا کر رہے ہیں پر طبیعت اِدھر نہیں آتی۔ طبیعت میں جو کجی پیدا ہو جاتی ہے یا بدی کی لذّت پیدا ہو جاتی ہے وہ لذّت انکو بُرائیوں پر مجبور کرتی رہتی ہے۔

جماعتِ احمدیہ کو اِس آیت نے یہ مضمون سکھایا کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم محض تعلیم کی حد تک نہیں رہے بلکہ ایک پاک نمونہ قائم کیا اور اُس قوّتِ قدسیہ سے کام لیا جو پاک نمونہ اور دعاؤں کے اِمتزاج سے پیدا ہوتی ہے جب آسمان سے دعا کی قبولیّت ہوتی ہے اور پاک نمونہ انسانی اعمال کی شکل میں ظاہر ہو رہا ہوتا ہے تو اس امتزاج کے نتیجہ میں ایک تیسری قوّت پیدا ہو جاتی ہے جس کو قوّتِ قدسیہ کہا جاتا ہے۔ اُس قوّتِ قدسیہ کے بغیر دُنیا میں کبھی کوئی پاک تبدیلی پیدا نہیں ہوئی نہ پیدا ہو سکتی ہے۔

تمام دُنیا میں مختلف مذاہب آئے، ان کے اندر پاک تعلیمات موجود ہیں۔ یہ درست ہے کہ اِسلام کے مقابل پر اُن کی کوئی حالت نہیں۔ وہ بہت ادنیٰ، بہت کمزور اور ناقص تعلیم رکھنے والے مذاہب ہیں لیکن جتنے بھی ہیں اُن میں نہایت پاکیزہ تعلیمات بھی موجود ہیں۔ مثلاً دُنیا میں شاید ہی کوئی مذہب ہو یعنی آج کی دُنیا میں بگڑی ہوئی شکل میں بھی شاید ہی کوئی مذہب ہو جس نے جھوٹ کی تعلیم دی ہو یہ بدقسمتی ہے کہ نعوذ باللہ من ذٰلک اِسلام کی طرف اِسلام کے ماننے والوں میں سے بعض نے یہ تعلیم منسوب کر دی کہ بعض اوقات جھوٹ واجب ہو جاتا ہے۔ حالانکہ یہ ایک ایسی کریہہ المنظر چیز ہے کہ دُنیا کے تمام مذاہب کا آپ جائزہ لیں اُن کی بگڑی ہوئی شکلوں میں بھی جھوٹ کی تعلیم نہیں ملتی۔ گو بعض حصّوں میں ظلم کی تعلیم ملتی ہے لیکن بگڑی ہوئی صورت میں۔ لیکن اُن کے مأخذ کا مطالعہ کریں تو وہاں ظلم کی تعلیم بھی نہیں ملتی۔ عدل ملتا ہے، انصاف ملتا ہے، اللہ تعالیٰ کی محبّت ملتی ہے، بنی نوع انسان سے پیار ملتا ہے۔ یہ وہ بنیادی چیزیں ہیں جو تمام مذاہب کا سرمایہ ہیں لیکن اُن کے ماننے والوں میں کہاں پائی جاتی ہیں۔ اگر آج ان نیک باتوں پر ہی دُنیا کے مذاہب کے پیروکار عمل کر لیں تو چھوٹی جنّت ہی سہی مگر دُنیا جنّت ضرور بن جائے گی۔ ویسی عظیم الشّان جنّت نہ سہی جو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعلیم سے پیدا ہوتی ہے کچھ نہ کچھ جنّت کے آثار ضرور ظاہر ہوں گے ۔ اپنے اپنے دائرہ میں چھوٹی چھوٹی جنّتیں ضرور بن جائیں گی۔ اِسی لئے قرآن کریم اُن قوموں کو جن کو ہم سے پہلے کتاب دی گئی مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ اگر تم سچے ہو اور خلوص رکھتے ہو تو اس تعلیم پر تو عمل کرو جو تمہیں دی گئی تھی اگر وہ محض ناکارہ تعلیم ہوتی تو قرآن کریم یہ حکم کبھی نہ دیتا۔

پس ساری دُنیا میں تعلیم موجود ہے۔ آج بھی وہی قرآن کریم ہے جو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قلبِ صافی پر نازل ہوا تھا اور اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ تو تعلیم تو موجود ہے، اس کی حکمتیں بھی موجود ہیں۔ احادیث میں موجود ہیں۔ قرآن کریم کی بعض آیات خود بعض دوسری آیات کی حکمتیں بیان کرتی ہیں۔ لیکن معاشرہ کا کیا حال ہے۔ اس کا اَنگ اَنگ دُکھ رہا ہے۔ یہ ایسا بگڑا ہے کہ اس کی اصلاح کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ کیوں؟ اِس لئے کہ وہ وجود نہیں ہے جو یَضَعُ عَنْھُمْ اِصْرَھُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِیْ کَانَتْ عَلَیْھِمْ کی رُو سے خود محنت کر کے لوگوں کے بوجھ اُتارتا تھا اور ان طوقوں سے نجات بخشتا تھا جو انکی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گردنوں میں پڑے ہوئے تھے۔

پس جماعتِ احمدیہ نے اگر مربی بننے کا حق ادا کرنا ہے تو اُسے یہ مزید محنت کرنی پڑے گی اپنے اعمال کو پاک کرتے ہوئے، دعاؤں سے مدد مانگتے ہوئے وہ قوت اپنی ذات میں پیدا کرنی پڑے گی جو قوت بدیوں کو دُور کیا کرتی ہے محض تعلیم دُور نہیں کیا کرتی۔

اگرچہ سارے معاشرہ میں اِصلاح کے لئے محنت کی ضرورت ہے لیکن مجھے اِس وقت اُن بدیوں کی فکر ہے جو جماعتِ احمدیہ کے اندر داخل ہو رہی ہیں۔ باقی دُنیا کا کام بھی ہم نے ہی کرنا ہے لیکن پہلے اپنے بوجھ تو اُتاریں، پہلے اپنی کمزوریاں تو دُور کریں اس کے بعد ہم دُنیا کو دعوت دیں گے کہ آؤ دیکھو! ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی توفیق سے وہ پاک معاشرہ قائم کر لیا ہے تم بھی ہمارے پیچھے آؤ اور اس جنت میں داخل ہو جاؤ۔

اس آواز سے پہلے جو دُنیا میں گویا ایک صلائے عام ہوگی، جو دُنیا کے چاروں کونوں میں گُونجے گی، احمدیت کو تیاری کرنی چاہیئے۔ وقت کے ساتھ جو بعض بدیاں دخل انداز ہو جاتی ہیں اگر ہم نے زندہ اور باشعور قوموں کی طرح اُن کا مقابلہ نہ کیا تو پھر دُنیا کے معلّم نہیں بن سکتے پھر تو ہم پر وہی مثال صادق آئے گی کہ

PHYSICIAN HEEL THYSELF.

اے علاج کے دعویدار! پہلے اپنا تو علاج کر۔

ہمارے ایک احمدی دوست تھے اُن کی گنج دُور کرنے کی دوا بڑی مشہور تھی اور انہوں نے اس سے بہت کمایا۔ اور دُنیا میں ایسے گنجے کم دیکھنے میں آتے ہیں جیسے وہ خود تھے یعنی بارڈر پر بھی بال نہیں تھے اور وہ پگڑی پہنے ہوئے اور سجے ہوئے بیٹھے گنج کا علاج کیا کرتے تھے۔ بڑی دُور دُور تک اُن کی شہرت پائی جاتی تھی۔ تو جس نے اُن کو نہیں دیکھا اور اُن کے اشتہار پڑھے ہیں وہ تو بیچارا پیسے خرچ کر دیتا ہوگا بال اُگیں یا نہ اُگیں۔ لیکن جس نے ایسے طبیب کو دیکھا ہو وہ تو یہی کہے گا PHYSICIAN HEEL THYSELF او میرے طبیبِ حاذق! پہلے اپنا تو علاج کر۔ تیرے سر پر تو ایک بال نہیں ہے تو ساری دُنیا کو بال اُگانے کی دعوت دے رہا ہے۔

پس یہی مثال اُن قوموں پر صادق آتی ہے جو دُنیا کی تعلیم و تربیت کے بلند دعاوی کرتی ہیں اور اپنے معاشرہ میں جو خرابیاں داخل ہو رہی ہوتی ہیں اُن سے لاپرواہ ہو جاتے ہیں۔ مجھے بڑی کثرت سے خط آتے ہیں جب کسی احمدی کو کوئی تکلیف ہوتی ہے۔ ہماری بہن کو، ماں کو، بیٹی کو، بھائی کو، باپ کو، کسی کو بھی تکلیف ہوتی ہے تو وہ مجھے لکھتا ہے۔ چنانچہ روزانہ کثرت سے ایسے خط سامنے آتے ہیں جن سے معاشرہ کے دُکھ معلوم ہوتے ہیں اور پتہ لگتا ہے کہ معاشرہ کس قدر مصیبت میں مُبتلا ہے۔

جہاں تک بیرونی معاشرہ کا تعلق ہے مجھے یہ موازنہ ہرگز تسلّی نہیں دے سکتا کہ ہم اُن سے بہتر ہیں، اُن سے چند حصّے بہتر ہونا کوئی حقیقت نہیں رکھتا، میرے ذہن میں تو معیار ہے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اور اُس معاشرہ کا جو آپؐ پیدا کرنا چاہتے تھے مگر اُس سے ہم بہت پیچھے ہیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ بعض باتوں میں نیچے کی طرف نگاہ کرنی چاہیئے تاکہ حسد پیدا نہ ہو مگر بعض باتوں میں اُوپر کی طرف نگاہ کی جاتی ہے۔ پس جہاں تک اُسوۂ حسنہ کا تعلق ہے وہ ایک ہی ہے یعنی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا۔ ہمارے اپنے پیمانے، ہماری ذاتی اِصلاح کے پیمانے، سب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پیمانے پر جا کر ختم ہو جاتے ہیں۔ وہی ایک کسوٹی ہے۔ جب ہم معاشرہ پر نگاہ ڈالتے ہیں تو بے انتہا بیماریاں اور دُکھ اور تکلیفیں نظر آتی ہیں۔ اِس وقت دو تین بنیادی باتوں کی طرف مَیں جماعتِ احمدیہ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ وہ اپنی فکر کریں ورنہ دُنیا اور آخرت دونوں میں شدید نقصان اُٹھائیں گے۔

جائیدادوں کی تقسیم کے جھگڑے ہیں۔ مالی لین دین کے جھگڑے ہیں۔ دو دوست شریک ہو جاتے ہیں، بڑی محبت اور خوشی کے ساتھ آپس میں پیسے ڈال لیتے ہیں کہ چلو مل کر کام کریں۔ چند دن تک بڑا پیارا ماحول رہتا ہے پھر کچھ دیر کے بعد اختلافات شروع ہو جاتے ہیں۔ پھر بدظنّیاں شروع ہو جاتی ہیں۔ پھر وہ کہتے ہیں کہ اچھا اب الگ ہو جاؤ۔ الگ تو ہو جاتے ہیں لیکن شروع میں اعتماد کا جو دَور تھا وہ اُن کے لئے مصیبت بن جاتا ہے۔ قرآن کریم تو فرماتا ہے چھوٹی بات ہو یا بڑی بات ہو مالی لین دین کو فَاکْتُبُوْہُ اس کو لکھ لیا کرو۔ اِس بات کو وہ بُھلا دیتے ہیں اور ظاہری اعتماد جو شروع کا چلتا ہے اور بڑا پاکیزہ ماحول اور بھائی بہن بن جاتے ہیں، گھروں میں آنے جانے شروع ہو گئے، جی کہ مشترکہ کام شروع ہو گیا ہے اور قرآن کریم کی اِس ہدایت کو کہ لین دین کو لکھ لیا کرو عملاً تخفیف کی نظر سے دیکھ رہے ہوتے ہیں زبانی باتوں پر چلتے ہیں۔ جب اختلاف شروع ہوتے ہیں تو ساری زبانی باتیں یا تو بھول چکی ہوتی ہیں یا ایک شخص کو عمداً جھوٹ بولنے کا موقع مل جاتا ہے اور معاشرہ میں بہت بڑی مصیبت پیدا ہو جاتی ہے۔ علیحدہ ہو رہے ہیں لیکن کوئی حساب کتاب نہیں۔ کوئی کہتا ہے تم نے یوں کر لیا تھا کوئی کہتا تم نے یُوں کر لیا تھا۔ کوئی کہتا ہے تم نے زیادہ فائدے اُٹھائے تھے۔ اگر اُس وقت محبت کے نتیجہ میں وہ فائدے برداشت ہو رہے تھے تو اب پھر اُن پر اعتراض کا حق نہیں ہے۔ اور اگر وہ ایسے فائدے تھے جو قابلِ اعتراض تھے تو لین دین کے حساب میں اس کو شامل ہو جانا چاہیئے تھا مگر یہ تفصیلات میرے ذہن میں نہیں ہیں مَیں تو صرف آپ کو مثالیں دے رہا ہوں کہ اِس قسم کی باتوں میں قرآن کریم کی تعلیم سے انحراف کے نتیجہ میں بہت بڑے مصائب ہیں جو معاشرہ میں داخل ہو گئے ہیں۔ لیکن جب اس سے آگے چلتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ بنیادی طور پر بعض جھگڑالو لوگوں میں تقویٰ میں کمی ہے۔ بنیادی طور پر ان میں سچائی کی کمی ہے۔ کیونکہ اگر پُورا تقویٰ موجود ہو اور سچائی کی عادت ہو تو کسی قسم کے اختلاف میں بھی تلخی نہیں ہو سکتی۔ اگر ایسی غلطی صرف ایک فریق سے ہوتی ہے تو دوسرا فریق اللہ تعالیٰ کے حضور ضرور بَری الذمّہ ہوگا مگر بعض معاملات جو میرے سامنے آتے ہیں اُن میں بدقسمتی سے اکثر دونوں طرف ہی تقویٰ کی کمی کے آثار ملتے ہیں۔ اگر تو یہ صورتِ حال ہو کہ جماعت کے تمام جھگڑوں میں ایک فریق کُلّیۃً پاک و صاف ہو، متقی ہو اور دوسرے فریق ہی کی وجہ سے ساری شرارت ہو پھر کم سے کم اِتنی تسلّی تو ہو جاتی ہے کہ ہم میں سے نصف اللہ تعالیٰ کے فضل سے بالکل ٹھیک اور پاک ہیں۔ لیکن اگر دوسری طرف بھی لالچ اور حرص و ہوا اور گندگی اور جھوٹ کی کچھ ملونی پائی جائے تو پھر تو ساری جماعت کے جھگڑے کرنے والوں کے اندر یہ بدبختی داخل سمجھی جائے گی۔ یہ درست ہے کہ ایسے جھگڑے کرنے والے نسبتاً بہت کم ہیں۔ یہ درست ہے کہ جتنے جھگڑے کرنے والے ہیں اُن میں سے سامنے صرف وہی آتے ہیں جن میں اختلاف اِس حد تک آگے بڑھ چکے ہوتے ہیں۔ لیکن جتنے آتے ہیں اُن کے اندر یہ منظر ہمیں ضرور ملتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وراثت کے جھگڑے ہوں، اشتراک کے جھگڑے ہوں، یہ جتنے بھی جھگڑے ہیں ان میں جیسا کہ مَیں نے پچھلی آیت میں واضح کیا تھا آپ کے لئے دو ہی طریق ہیں یا تو عذابِ شدید اپنے لئے حاصل کرلیں اور یا مغفرت اور رضوان کی طرف قدم اُٹھائیں تیسری کوئی راہ قرآن کریم نے بیان نہیں کی۔ اگر آپ یہ سمجھیں کہ ان جھگڑوں کے نتیجہ میں آپ کو کچھ حاصل ہو جائے گا یا جھوٹ بولنے کے نتیجہ میں یا چرب زبانی کے نتیجہ میں کسی دوسرے کی جائیداد کا حق ایک فریق لے لے گا تو اس کے متعلق تو اِس سے زیادہ اَور کچھ نہیں کہا جاسکتا کہ

يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا (النسآء : ۱۱)

وہ تو آگ کھاتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اگر ایک چرب زبان شخص جھگڑے کو اِس رنگ میں پیش کرتا ہے اور واقعات کی اِس طرح تلبیس کر دیتا ہے کہ مَیں اُس پیش کردہ صورتِ حال کے پیشِ نظر غاصب کے حق میں فیصلہ دے دیتا ہوں اور مظلوم کی چیز غاصب کو دلوا دیتا ہوں تو فرمایا وہ یہ نہ سمجھے کہ میرے فیصلہ کے نتیجہ میں اُسے کوئی نعمت مِل گئی ہے اس فیصلہ کے نتیجہ میں وہ آگ خریدتا ہے اور آگ کا ٹکڑا اپنے پیٹ کے لئے پال رہا ہے اس سے زیادہ اُسے کچھ بھی نصیب نہیں ہؤا۔

غرض امرِ واقعہ یہ ہے کہ قضاء کا فیصلہ ہو یا ثالث کا فیصلہ ہو یہ بالکل ایک الگ چیز ہے۔ یہ طریقے تو نظام کے اندر آرڈر پیدا کرنے کے لئے ہیں تاکہ کسی طریق سے آخر جھگڑے نپٹیں اور سوسائٹی ہلکی پھلکی ہو کر آگے کی طرف بڑھنا شروع کرے لیکن ان فیصلوں کے باوجود یہ امر اپنی جگہ قائم رہتا ہے اور عذاب کو مستلزم ہوتا ہے کہ ان جھگڑوں کے دَوران بعض فریق نے جھوٹ بولا، بعض نے ظلم سے کام لیا، بعض نے تعدّی کی، بعض نے دست درازیاں کی ہیں اور اس کے نتیجہ میں سوسائٹی کو ایک دُکھ پہنچا ہے۔ اور اگر ایسا کرنے والے اِس چیز سے باز نہ آئے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ (الحدید : ۲۱)

کہ آخرت میں اُن کے لئے عذابِ شدید ہے۔ جیسا کہ مَیں نے بیان کیا تھا اِس آخرت سے مراد اِس دُنیا کا انجام بھی ہے کیونکہ آخرت کے محاورہ سے یہ قطعی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ اِس دُنیا میں انسان جس انجام کو پہنچتا ہے اس کے لئے بھی آخرت کا لفظ استعمال ہؤا ہے۔ اِسی دُنیا میں بسنے والوں کے لئے بھی اٰخِرِیْنَ کا لفظ اِستعمال ہؤا ہے اور دوسری دُنیا کے لئے آخرت کا لفظ استعمال ہؤا ہے۔

پس یہ جو خرابیاں ہیں اگر ان کی اصلاح نہ کی جائے تو سارے معاشرہ کو عذاب میں مبتلا کر دیتی ہیں۔ آپ قتل و غارت کی جو خبریں سُنتے ہیں۔ بعض زندہ لوگوں کی آنکھیں نکال دی گئیں۔ جائیداد کے بعض جھگڑوں میں معصوم بچے ذبح کئے گئے اِس لئے کہ وہ بڑے ہو کر جائیداد کا مطالبہ نہ کرسکیں اور پھر اِس کے نتیجہ میں معاشرہ پر عاید ہونے والے دیگر مظالم اور انتقام در انتقام کی دیگر کارروائیوں کی وجہ سے بعض گھر کے گھر اُجڑ گئے ہیں اور بڑے بڑے خاندان تباہ ہو گئے ہیں اور بعض علاقوں کے علاقے تباہ ہو چکے ہیں۔ ایک یہ عذابِ شدید ہے جسے وہ دیکھتے ہیں۔

پھر اِس قسم کی ناجائز کمائی کے ذریعہ روپیہ ہتھیانے سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ ان لوگوں کی زندگیاں چین میں نہیں کٹتیں نہ ان کے مقدر میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اطمینان لکھا جاتا ہے نہایت حسرت کی حالت میں ساری عمر کے جھگڑوں میں مُبتلا ہو کر کوئی ہائی بلڈ پریشر میں مُبتلا ہو کر اور کوئی کسی اَور طریق سے آخر مَر جاتا ہے۔ کچھ حاصل بھی کرلے تو اس کو چین نصیب نہیں ہوتا۔ اس کے گھروں میں بیماریاں پڑ جاتی ہیں۔ اَور سَو طریق پر اللہ تعالیٰ اُس چین کو چھین لیتا ہے جسے وہ حاصل کرنے کے لئے جھوٹ میں مُبتلا ہوتا ہے۔ کِبر میں مُبتلا ہوتا ہے۔ انانیّت میں مُبتلا ہوتا ہے۔ ہزار قسم کی بدیوں کے نتیجہ میں وہ جھگڑے کرتا ہے اور آخر سب کچھ چھوڑ کر چلا جاتا ہے۔ بعض دفعہ ابھی فیصلے نہیں بھی ہوئے ہوتے تو اِس دُنیا سے رخصت ہو رہا ہوتا ہے اُس وقت اُسے پتہ چلتا ہے کہ میرا ہے ہی کچھ نہیں محض ایک تماشہ تھا۔ مَیں نے چند دن شور شار ڈالا ہے اور اب حسرتیں لئے، بیماریاں لئے، دُکھ لئے اور ایک جھگڑا کرنے والی اولاد پیچھے چھوڑتے ہوئے جو برکتوں سے محروم ہو چکی ہے۔ جو نیکیوں کی لذّتوں سے ناآشنا ہو چکی ہے دُنیا کو چھوڑ رہا ہوں مَیں یہ جھگڑے اور ذلالتیں اور یہ عذاب اپنی اولاد کو ورثہ میں دے کر اِس دُنیا سے رخصت ہو رہا ہوں۔ اس سے زیادہ کچھ بھی اس کی زندگی کا ماحصل نہیں ہوتا اور اس کے بعد جو دوسری آخرت آنے والی ہے اس میں اَور بھی شدید تر عذاب اس کے مقدّر میں لکھا جاتا ہے۔

اس کے بدلہ بعض لوگ محض لِلّٰہ، اللہ کی رضا کی خاطر دُکھ برداشت کر لیتے ہیں وہ کہتے ہیں جس طرح ہو جھگڑا نپٹاؤ، ختم کرو اِس معاملہ کو اور رضائے باری تعالیٰ کی خاطر وہ یہ دیکھتے ہوئے بھی کہ اُن کے حقوق ہیں پھر بھی اُن کو چھوڑنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مغفرت ہے اور رضوان ہے۔ اِس دُنیا میں بھی انجام کار وہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت کا سلوک پائینگے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے رستے دیکھیں گے۔ خدا ان کو رضا کے رستوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے گا اور آخرت میں رضا کی جنّت سے بہتر اَور کوئی جنّت متصوّر ہی نہیں ہو سکتی۔ اگر آخرت میں مغفرت مِل جائے اور رضوان مِل جائے تو اس سے اچھا سَودا اَور کیا ہو سکتا ہے۔

مغفرت کا تعلق اصل میں انصاف سے ہے۔ مغفرت کہتے ہیں حق چھوڑنے کو۔ یعنی اس کی رُوح یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنا حق بندہ کے لئے چھوڑ دیتا ہے ورنہ گناہگار انسان تو خدا کی چُھری کے نیچے آچکا وہ جب چاہے چلے اس کو کوئی روک نہیں سکتا مگر وہ چُھری رُکی رہتی ہے۔ خدا اپنا حق نہیں دیتا۔ اس کا نام مغفرت ہے۔ تو جو لوگ بجائے اس کے کہ اپنا حق چھوڑیں وہ ظلم سے دوسرے کا حق لیتے ہیں وہ مغفرت کے نیچے کِس طرح آسکتے ہیں۔ جن کی چُھری ناحق بھی دوسروں پر چلتی ہے۔ ظالم لوگ ناطاقت لوگوں پر غاصبانہ قبضہ کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں ہمیں ایک بہت عظیم الشان قوّت حاصل ہو گئی۔ اس نے ہمارا کیا کرلیا۔ ہماری طاقت زیادہ ہے یہ کچھ بھی ہمارا بگاڑ نہیں سکا۔ وہ دُنیا کی زندگی کے چند دن اس کی جائیداد کھاتے ہیں اور بظاہر مزے اُڑا رہے ہوتے ہیں لیکن حقیقت میں اگر آپ اُن کی زندگیوں پر نظر ڈالیں تو وہ مزے دُنیا کی ظاہری آنکھ کے مزے ہیں۔ لیکن کرتے کیا ہیں۔ وہ اپنی چُھری لوگوں سے روکنے کی بجائے ناجائز اُن کی گردنوں پر چُھریاں پھیر رہے ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں سے مغفرت کا سلوک ہو کیسے سکتا ہے؟ یہ سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ یہ بات عقل کے خلاف ہے کہ تم اپنا حق تو نہ چھوڑو خدا کی خاطر اور لوگوں کے حق غصب کرو بے پرواہی کرتے ہوئے اپنے رب سے اور پھر توقع یہ رکھو کہ جو تم نے خدا کے حق مارے ہوئے ہیں جب خدا کے حضور حاضر ہو گے تو وہ اپنے حق تمہیں چھوڑ دے گا۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ قرآن کریم کا سارا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نظام ہمیں یہ بتا رہا ہے کہ یہ بات جھوٹی، یہ تصوّر جھوٹا ہے۔ دُنیا میں جو رحم کرتا ہے اُس پر رحم کیا جائے گا۔ جو خدا کی خاطر مغفرت کرتا ہے اُس سے مغفرت کی جائے گی۔ جو بنی نوع انسان کے حقوق ادا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے حقوق ادا فرمائے گا۔ اپنی جنّت بنانی یا بگاڑنی ہمارے اپنے ہاتھوں میں ہے۔ اِس نظام کے بعد فضل کا دَور شروع ہوتا ہے جو ان عارضی چیزوں کو بے اِنتہاء وسعتیں عطا فرماتا ہے اور دُنیا میں بھی لامتناہی کر دیتا ہے مگر اِس سے پہلے نہیں پہلے انسان خود اپنے اعمال سے ان جنّتوں کا حقدار بنتا ہے پھر اس کو بڑی وسعت کے ساتھ یہ جنّتیں عطا ہوتی ہیں۔

پس یہ چیزیں جو ہمارے معاشرہ میں جڑ پکڑ رہی ہیں لوگوں کو چاہیئے کہ وہ اِس طرف توجّہ کریں۔ مَیں خوب کھول کر جماعت کے سامنے بیان کر دیتا ہوں کہ آپ کو نیک کاموں کی توفیق مِل ہی نہیں سکتی جب تک اِن مصیبتوں سے نجات نہ پائیں۔ قرآن کریم نے اس کا یہ نقشہ کھینچا ہے: یَضَعُ عَنۡهُمۡ اِصۡرَهُمۡ وَالۡاَغۡلٰلَ الَّتِیۡ کَانَتۡ عَلَیۡهِمۡ وہ قوم جس کی گردن میں طَوق پڑے ہوئے ہوں وہ ترقّی کِس طرح کر سکتی ہے، وہ آگے کِس طرح بڑھ سکتی ہے۔ جن لوگوں نے بوجھ اُٹھائے ہوئے ہوں اور اُن کی کمریں دُہری ہو رہی ہوں وہ دُنیا کو ساتھ لے کر کِس طرح چلیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا وجود ہلکا اور پاک تھا تب آپؐ نے دوسروں کے بوجھ اُٹھائے ہیں، تب آپؐ ساری دُنیا کے بوجھ اُٹھانے کے لائق بنے۔ جب تک آپ اپنے وجودوں کو پاک اور ہلکا نہیں کرتے آپ کس طرح دُنیا کے بوجھ اُٹھا سکیں گے۔ اِس وقت تو کیفیّت یہ ہے کہ ہم اپنی جماعت کے بوجھ اُٹھانے کے قابل بھی نہیں ہیں جب تک ہم یہ جھگڑے پُوری طرح نپٹا نہیں لیتے۔ بڑے عظیم الشّان کام ہمارے سامنے پڑے ہوئے ہیں اور بڑی تیزی کے ساتھ ہم نے سفر کرنے ہیں، آپ نے جھگڑوں کی یہ پنڈیں، یہ گٹھڑیاں ساتھ لئے تو نہیں پھرنا۔ اِسلام کی ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہو رہے ہوں اور تیز رفتاری سے قدم اُٹھانے کے دعوے ہوں اور گندگیوں کے ڈھیر اور جھگڑوں کی مصیبتوں (پنجابی میں کہتے ہیں پنڈیں یعنی گٹھڑیاں مگر پنڈ میں جو لفظ کا مزہ ہے وہ گٹھڑی میں نہیں ہے۔ بوجھ کے ساتھ لفظ پنڈ ہی دماغ میں آتا ہے) کا بوجھ ایک گٹھڑی بنا ہوا سر پر لدا ہو اور انسان شاہراہِ ترقیِ اسلام پر گامزن ہو یہ نہیں ہو سکتا کبھی گردنوں میں طَوق لے کر بھی لوگوں نے دُنیا کو مصیبتوں سے آزاد کروایا ہے آپ نے تو دُنیا کو آزاد کروانا ہے۔ آپ نے قوموں کی رَستگاری کا موجب بننا ہے۔ آپ خود ان بندھنوں میں گرفتار ہوں تو کِس طرح قوموں کو آزاد کروائیں گے اِس لئے آپ یہ بھی جان لیں کہ اِس کے نتیجہ میں جماعت کو جو نقصان پہنچتا ہے اسکا بوجھ بھی ان لوگوں پر پڑتا ہے یعنی دُو طرح کے عذاب ان کے مقدّر میں لکھے جاتے ہیں۔ ان کے جھگڑوں کے نتیجہ میں اگر ایک جماعت میں مثلاً سَو کی جماعت ہے چار بھی جھگڑے والے پیدا ہو جائیں تو ساری جماعت برکتوں سے محروم ہو جاتی ہے۔ ایک اس فریق کی طرف ہو جاتا ہے دوسرا دوسرے فریق کی طرف ہو جاتا ہے۔ نیک کاموں سے محروم، نیک خیالات سے محروم ہو جاتے ہیں۔ ساری عمر اپنے جھگڑوں میں مُبتلا، اپنے تصوّرات میں مُبتلا کہ کس طرح فریقِ ثانی کو شکست دی جائے، گواہیاں اکٹھی کر رہے ہیں، سارا روپیہ، سارا وقت برباد کر رہے ہیں۔ ان کو خدمتِ دین کی توفیق کس طرح مِل سکتی ہے۔ اِن باتوں سے دماغ پاک ہو ہلکا پھلکا ہو خدمتِ دین اور جماعت کی ترقیات کی سکیمیں سوچے تو کوئی لُطف بھی ہے۔ ہر وقت کا یہ جھگڑا سر پر سوار، مقدمہ بازیاں، مصیبتیں اور پھر فیصلے ہوتے ہیں تو عمل نہیں کرتے کہتے ہیں ایک ثالثی پر ایک اَور ثالثی بٹھائی جائے، اس پر ایک اَور بٹھائی جائے۔ دس دس فیصلوں کے بعد آخر یہ درخواست کرتے ہیں کہ خلیفۂ وقت کو کہا جائے کہ آپ ہمارا فیصلہ کریں یعنی خلیفۂ وقت کا کام ہی اَور کوئی نہیں ہے سوائے اِسکے کہ آپ کی مصیبتیں بھی وہ اپنے سر سمیٹ لے اور دین کے کاموں میں اپنے دماغ کو صرف کرنے کی بجائے محض آپ کے جھگڑوں کے فیصلے نپٹانے میں غلطاں ہو جائے۔ اس کا کام یہ تو ہے کہ آپ کو پاک کرنے کی کوشِش کرے، آپ کو ان جھگڑوں سے، آپ کے ذاتی تقوٰی کے معیار کو بلند کر کے آزاد کرانے کی کوشِش کرے مگر یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ ایک قاضی بن کر ہر وقت آپ کے جھگڑوں میں مُبتلا رہے۔

بعض جگہ بے اِنتہاء ضِد نظر آتی ہے۔ بعض جگہ انانیّت نظر آتی ہے کہ اگر ہم جُھک گئے۔ ہم نے دوسرے فریق کے سامنے حساب پیش کر دیئے تو گویا ہماری ناک کٹ گئی ہم ذلیل ہو گئے۔ تو اِس کے لئے دُو باتیں میرے سامنے ہیں اوّل تو تقوٰے سے کام لیتے ہوئے اپنے نفس پر غور کریں اور جہاں تک ممکن ہے اپنے موقف کی اِصلاح کریں، اپنے مطالبات کو درست کریں اور کوشِش کریں کہ مصالحت کے ذریعہ، افہام وتفہیم کے ذریعہ یہ سارے معاملات طے ہو جائیں۔ اگر یہ نہیں ہو سکتا اور ہر فریق یہ سمجھتا ہے کہ دوسرے کی غلطی ہے۔ بعض دفعہ دیانتداری سے سمجھ رہا ہوتا ہے تو پھر سب سے آسان طریق یہ ہے کہ IRREVOCABLE ثالثی اختیار کرلے یعنی ناقابلِ تنسیخ ثالثی مان لے جس کو عدالت بھی تسلیم کرتی ہے اور پھر اس کی تنفیذ کرواتی ہے۔ اگر دونوں فریق متقی ہیں اور اُن کو خوف ہی کوئی نہیں اور ثالث مِل کر بنانا ہے تو پھر بیچاری قضاء کو کیوں مصیبت میں ڈالتے ہیں۔ عدالتوں میں کیوں ایک دوسرے کا روپیہ اور وقت برباد کرتے ہیں۔ ثالث بنائیں۔ دونوں فریق رضامند ہو جائیں کسی متقی آدمی پر یا اپنا اپنا ثالث چُن لیں اور وہ کوئی تیسرا چُن لے۔ اگر کوئی فریق اِس طریق کو اختیار نہیں کرتا تو اکثر صورتوں میں اس کے اندر کوئی کمزوری ہوتی ہے وہ ڈرتا ہے کہ اگر مَیں نے ثالثی کو مان لیا تو واپسی کی راہ ختم ہو جائے گی اور پھر مجھے لازماً سرِ تسلیم خم کرنا پڑے گا اور مَیں جو لُوٹ مار کرنا چاہتا ہوں اس سے محروم ہو جاؤں گا۔ لیکن اگر دِلوں میں انصاف اور تقوٰی ہے تو سب سے اچھا طریق یہی ہے۔ چنانچہ حَکَمًا مِّنۡ اَهۡلِهٖ وَحَکَمًا مِّنۡ اَهۡلِهَا (النّسآء: ۳۶) میں بھی یہی طریق سکھایا گیا ہے۔

غرض جھگڑے خواہ جائیدادوں کے ہوں یا خاندانوں کے ہوں بہترین طریق یہ ہے کہ ایک فریق اپنی طرف سے ایک حَکم کو چُن لے اور دوسرا فریق اپنی طرف سے ایک حَکم کو چُن لے۔ دونوں سر جوڑ کر کوشِش کریں اگر وہ سمجھوتہ نہیں کر پاتے تو پھر ایک تیسرے کو چُن لیں۔ اگر یہ نہیں تو پھر قضاء میں آئیں۔ بے شک اپنی مصیبت کو بھی لمبا کریں مجبوری ہے ہم اُن کو اِس سے باز نہیں رکھ سکتے۔ قضاء میں آئیں لیکن قضاء کا کام ہے کہ جلد از جلد ان فیصلوں کو نپٹانے کی کوشِش کرے۔ جو حقوق ہیں اُن سے اُن کو کوئی روک نہیں سکتا۔ عدل کے تقاضوں کو پُورا کرنیکے اسلام میں جو حقوق قائم ہیں، وہ بہرحال دیئے جائیں گے۔ لیکن یہ مَیں بتا دیتا ہوں کہ اگر فیصلوں کے بعد کسی فریق نے خواہ وہ کسی خاندان سے تعلق رکھتا ہو خواہ دُنیا کے لحاظ سے کسی مقام کا انسان ہو۔ اپنے آپ کو جو مرضی سمجھتا ہو۔ اگر اُسنے بعد میں نظامِ سلسلہ سے تعاون نہیں کیا تو اس کو جماعت سے خارج کیا جائے گا ایسے وجود کو ہرگز جماعت میں برداشت نہیں کیا جائے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور جہاں تک انصاف کی چھری کا تعلق ہے وہ رحم سے عاری ہوا کرتی ہے اور اسی کی ہمیں تعلیم دی گئی ہے۔ فیصلے کرتے وقت، مصالحتیں کرتے وقت رحم اور مغفرت اور تعلیمات کا کام ہے وہ جس حد تک کوشش کریں، کریں لیکن جب فیصلے صادر ہو جاتے ہیں تو اُس وقت کسی قسم کے رحم کی اجازت نہیں دی جاتی۔ دین اللہ میں رأفت کو داخل ہونے کی مجال ہی کوئی نہیں یہ قرآن کریم کی تعلیم ہے۔ پس وہ چھری پھر لازماً چلے گی اور وہ چھری جب چلائی جاتی ہے تو چلانے والے کو بھی کاٹتی ہے۔ یہ بھی مَیں آپ کو بتا دیتا ہوں مجھے جو ناحق دُکھ آپ پہنچائیں گے اس کے بھی آپ ذمہ دار ہوں گے یعنی آپ پر چھری چلاؤں گا۔ میرا دل زخمی ہو رہا ہوگا۔ مَیں دُکھ میں مبتلا ہو رہا ہوں گا۔ ایک مصیبت پڑی ہوگی کہ انصاف کے تقاضے پُورے کرنے ہیں۔ دُکھ اُٹھا کر بھی پُورے کرنے ہیں۔ تو ایسی صورت میں خواہ مخواہ ایک تیسرے شخص کو جس کی آپ نے بیعت کی ہوئی ہے اس کو بھی اپنے عذاب میں مبتلا کر رہے ہوں گے۔

پس استغفار کریں، تقویٰ سے کام لیں اور اِن ساری مصیبتوں سے قوم کو نجات بخشیں۔ آپ یہ بات یاد رکھیں جب تک ہلکے پھلکے قدموں کے ساتھ ہم آگے بڑھنے کے اہل نہیں ہوتے ترقیات ہمیں نصیب نہیں ہو سکتیں۔

پھر بعض گھریلو جھگڑے ہیں جنہیں دیکھ کر بہت تکلیف ہوتی ہے۔ بعض مرد اپنی عورتوں پر ظلم کر رہے ہیں۔ گندی زبان استعمال کرتے ہیں۔ اپنی بیویوں پر بدظنی کرتے ہیں اور ان پر بے ہودہ اور ناپاک الزام لگاتے ہیں اور اس میں کوئی شرم اور حیا محسوس نہیں کرتے اور کوئی خوف نہیں کھاتے کہ وہ اپنے معاشرہ کو کس طرح دُکھ پہنچا رہے ہیں۔ وہ اپنی بیویوں کے حقوق پر حقوق مارتے چلے جاتے ہیں۔ پھر جب چاہتے ہیں ایک رَدّی کپڑے کی طرح اُن کو اُٹھا کر باہر پھینک دیتے ہیں۔ وہ بچے پالتی ہیں۔ وہ سلائیاں کرتی ہیں اور طرح طرح کی مصیبتوں میں مبتلا ہوتی ہیں۔ ایسے مردوں میں انسانیت کا کوئی شائبہ بھی نہیں ہوتا۔ وہ یہ خیال نہیں کرتے کہ انہوں نے کس آرام سے اپنے بوجھ عورت پر ڈالے اور اس کو تسکین کا ذریعہ بنایا اور جب ذمہ داریاں پیدا ہو گئیں تو ساری ذمہ داریاں بھی اس پر ڈال دیں۔ نو مہینے اس نے مصیبت سے اپنا خون دے کر، اپنی ہڈیاں دے کر، اپنا دماغ دے کر، اپنی ساری طاقتیں دے کر مرد کے بچہ کی پرورش کی ہے اور جب وہ وجود میں آجاتا ہے، جب اس کی ذمہ داریاں بڑھنی شروع ہو جاتی ہیں تو ایک آرام طلب مرد، آرام کی راہوں پر چلنے والا بڑے آرام سے اس کو کہتا ہے بہت اچھا اب میرا تمہارا گزارا مشکل ہے جاؤ بھاگ جاؤ گھر سے نکل جاؤ۔ بہت بھاری تعداد میں معاشرہ اِس دُکھ میں مبتلا ہے۔

اِس کے برعکس بعض عورتیں ہیں جن کی زبانیں دراز ہوتی ہیں۔ جو گندی تربیت لے کر آئی ہوتی ہیں۔ اولاد کو نیکیوں سے محروم کرنے والی، اُن کی بُری باتوں کی پردہ پوشی کرنے والی نیکیوں سے باز رکھنے والی ہیں۔ نہ خود نماز پڑھتی ہیں نہ نماز کی تعلیم دیتی ہیں۔ نہ پاکی ناپاکی کا خیال رکھتی ہیں۔ خاوند کی کوئی مدد نہیں کرتیں بلکہ اس کو نیکیوں سے محروم کر کے اُس پر بوجھ بن جاتی ہیں اور خاوند ان کو گھسیٹے پھرتے ہیں۔ بعض ان کو گلے سے اُتار بھی دیتے ہیں بعض نہیں اُتارتے اور اُن کی اولادیں تباہ ہو جاتی ہیں۔

پس معاشرہ کے یہ سارے دُکھ ہیں جن سے ہم نے آزاد ہونا ہے۔ اور ایسے بہت سے دُکھ خود ماؤں کی کوکھ میں جنم لے رہے ہوتے ہیں۔ یعنی اگر ایک مرد آپ دیکھیں جو سفّاک ہے، جو سخت دل ہے، جو عورت پر زیادتی کرتا ہے، باز نہیں آتا بدکلامی سے کام لیتا ہے، بیوی کے حقوق ادا نہیں کرتا تو آپ کو اس کے پس منظر میں ایک بچہ نظر آجانا چاہیئے جس کی ماں اُسے بگاڑ رہی ہوتی ہے۔ اُس کی بہنوں کے مقابل پر اس بچہ کو معبود بنا رہی ہوتی ہے۔ بیٹے کی پرورش ناز و نعمت سے ہو رہی ہوتی ہے بیٹی کو خود ایسی ماں نظر انداز کر رہی ہوتی ہے چنانچہ بچپن میں وہ اپنے بیٹے کے دل میں سفّاکی کے بیج ڈال رہی ہوتی ہے۔ ناجائز طریق پر اسکی پردہ پوشی کر رہی ہوتی ہے۔ اس کو سانڈ بنا دیتی ہے۔ وہ محلّہ کے بچوں پر ظلم کر رہا ہوتا ہے اس کی پرواہ نہیں کرتی۔ جب ہمسائی عورتیں شکایت کرتی ہیں تو کہتی ہے جہنّم میں جاؤ میرا بچہ تو اِسی طرح کرے گا اور میرا بچہ تو بالکل ٹھیک ہے وہ غلطی نہیں کر سکتا۔ غرض وہی دُکھ ایک لعنت بن کر واپس عورت پر پڑتا ہے جو ماں کی کوکھ سے جنم لے رہا ہوتا ہے اور ایسے بچے جب جوان ہوتے ہیں تو سارے معاشرہ کو عذاب میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ معاشرہ کے لئے ایک مصیبت بن جاتے ہیں۔ عورتوں پر ظلم کرتے ہیں۔ بچیوں پر ظلم کرتے ہیں۔ بہنوں پر پھر اُن ماؤں پر ظلم کرتے ہیں جنہوں نے اُن کو بچپن میں ظلم کی تعلیم دی ہوتی ہے۔

پس معاشرہ کی اصلاح کے لئے بڑی محنت کرنی پڑے گی اِس لئے مَیں جماعت سے یہ کہتا ہوں کہ اِن بُرائیوں کو جڑوں سے نکال دیں۔ محض ایک انسپکٹر کا کہیں چلے جانا اور مصافحے کروا دینا یا بغل گیریاں کروا دینا کافی نہیں ہے۔ یہ تو بہت ہی بیوقوفوں والا علاج ہے۔ اگر اِسی پر بس کر دی جائے اور سمجھ لیا جائے کہ اب سب لڑائیاں ختم ہو گئیں۔ ہر چند یہ بھی ضروری ہے۔ اِس سے انکار نہیں۔ یہ بیوقوفوں والا طریق تب بنتا ہے اگر بس اِسی ظاہری علامت پر ہم راضی ہو جائیں۔ ہمیں تو اِن مسائل کی گہرائی تک اُترنا پڑے گا۔ جڑوں سے اس کینسر کو نکالنا پڑے گا جو فساد اور اختلاف کا موجب بنا ہوا ہے۔ اِس لئے جماعت کے جتنے بھی ادارے ہیں، جتنے بھی مربیان ہیں وہ اِس طرف توجہ کریں۔ ماں باپ۔ عورتیں کیا۔ مرد کیا۔ بڑے کیا چھوٹے کیا سب ایک جہاد شروع کر دیں اِس بات کے خلاف کہ معاشرہ سے ہم حرص و ہوا اور لہو و لعب کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی بیماریاں بھی دُور کر دیں گے اور تفاخر اور زینت اور تکاثر کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی یہ ساری بیماریاں بھی دُور کر دیں گے اور اِس ضمن میں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کردار کی پیروی کریں گے محض نصیحت کے ذریعہ نہیں بلکہ اُن کا دُکھ محسوس کرتے ہوئے، اُن کے بوجھ بانٹتے ہوئے خود اپنی جان کو مشقّت میں ڈال کر اُن کے لئے دعائیں کرتے ہوئے، اگر اِس طرح آپ بدیوں کو دُور کرنے کی کوشش کریں گے تو اِنشاء اللہ ضرور دُور ہوں گی ورنہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اِس کی توفیق عطا فرمائے۔"

درخواست دعا

فیصل آباد کے سول ہسپتال میں والدہ صاحبہ کے پیٹ کا اپریشن ہونے کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے اب طبیعت بتدریج رُو بہ صحت ہو رہی ہے۔ تاہم سر درد بخار اور کمزوری باقی ہے۔ محترم ڈاکٹر ولی محمد صاحب ساغر پروفیسر آف سرجری بڑی توجہ سے علاج کر رہے ہیں۔ احباب کرام سے والدہ محترمہ کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(مبارک احمد خالد۔ مینجر و پبلشر ماہنامہ تشحیذ الاذہان و ماہنامہ خالد۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مطب ناصر دواخانہ گول بازار ربوہ
فون ۶۳۴ رہائش ۵۳۴
اٹھرا، بواسیر، ذیابیطس، دمہ، پرانی خارش و چنبل، تبخیر معدہ
مردانہ و زنانہ خاص امراض کا بفضلہ کامیاب علاج

Information office British airways
We'll take more care of you

برٹش ایئرویز
• ایئر ریزرویشن اور دیگر ہر قسم کی سفری دستاویزات کیلئے معلومات/مشورہ/خدمات کیلئے رابطہ قائم کریں۔
ہم آپ کی بہترین خدمت کریں گے
المحمود اقصیٰ روڈ ربوہ فون ۴۹۳

ہر قسم کی عمارتی لکڑی
دیودار۔ کیل۔ چیل۔ پڑتل کے لئے ہمارے ہاں رجوع فرمائیں
سٹار ٹمبر سٹور
۵۳۔ فیروزپور روڈ
بالمقابل تھانہ اچھرہ
لاہور
فون ۴۱۰۶۱۷

شکور پارک ہاؤسنگ سکیم ربوہ
باقاعدہ ٹاؤن کمیٹی ربوہ سے منظور شدہ
ہر قسم کے نقص سے پاک۔ حق شفعہ سے مبرا۔ مکمل ضمانت
فوری رجسٹری اور فوری قبضہ
شکور پارک جس میں پختہ سڑکیں۔ نالیاں۔ بجلی۔ میٹھے پانی کی سپلائی۔ ٹیلی فون اور سوئی گیس بفضل تعالیٰ مہیا کی جائے گی۔
شکور پارک بہترین موقعہ۔ ایک طرف محلہ دارالرحمت شرقی ب بلاک ۲۴ کی ۴۰ فٹ سڑک دوسری طرف محلہ ناصر آباد اور مبارک کالونی۔ چنیوٹ ساہیوال روڈ کے اندر بطرف ربوہ
شکور پارک مسجد اقصیٰ کے پہلو میں بیرکوں کے ساتھ ۱۲ فیصد رعایت ابھی جاری ہے۔ احباب فائدہ اٹھائیں۔ بفضل تعالیٰ دسمبر ۸۲ء تک ترقیاتی سکیم مکمل ہو جانیکی گارنٹی۔
رابطہ کے لئے
(پختہ سڑکیں آخری مرحلہ میں)
پروپرائٹر:-
★ حاجی عبدالسمیع ۱۶/۲۵ باسط منزل محلہ دارالرحمت شرقی ب ربوہ
فون گھر ۴۱۶ دوکان ۶۱۴
★ مومن اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلر گولبازار ربوہ فون ۵۱۷
★ علی اسٹیٹس اقصیٰ چوک ربوہ فون ۶۶۴
★ صدیق اسٹیٹس ایجنسی اقصیٰ چوک ربوہ فون ۶۴۰
★ مسائل و وسائل کا سنگم
املاک کنسرن پراپرٹی و جنرل بزنس ریلوے روڈ ربوہ

محکمہ تعمیرات صحت عامہ

(قلیل المعیاد ٹنڈر نوٹس)

مندرجہ ذیل کاموں کے لئے زیر دستخطی کو منظور شدہ ٹھیکیداران/فرموں جو کہ محکمہ تعمیرات صحت عامہ سے سال رواں ۸۳-۱۹۸۲ء کے لئے اپنے ناموں کا اندراج/تجدید کروا چکے ہوں اور تجدیدی/اندراج فیس جمع کروا چکے ہوں مورخہ ۸۲-۱۱-۲۵ کو ۱۱.۰۰ بجے قبل از دوپہر آئٹم ریٹ/فیصد ریٹ سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں۔

ٹنڈر اسی روز اسی وقت حاضر آمدہ ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے بذریعہ تار یا ڈاک کوئی ٹنڈر قابل غور نہیں ہوگا۔ زر ضمانت بصورت ڈیپازٹ ایٹ کال ہر ایک ٹنڈر کے ساتھ آنا لازمی ہوگا ورنہ ٹنڈر قابل غور نہ ہوگا۔

تفاصیل، تعریحات اور دوسری شرائط کام دفتر زیر دستخطی میں کسی روز دفتری اوقات میں دیکھی جاسکتی ہیں۔

دستاویزات ٹنڈر ڈویژنل ہیڈ کلرک سے خواہشمند ٹنڈر دہندگان مورخہ ۸۲/۱۱/۲۴ کو مجوزہ فیس ادا کر کے (جو کہ ناقابل واپسی) دفتری اوقات میں حاصل کر سکتے ہیں۔

زیر دستخطی بغیر وجہ بتائے کسی ایک یا تمام ٹنڈروں کو مسترد کرنے کے مجاز ہوں گے۔

نمبر شمار	کام کا نام	زر تخمینہ	زر بیعانہ	مدت تکمیل کام
۱:-	دیہی آب رسانی سکیم بھوانہ ضلع جھنگ ٹرانسفارمر اور ٹرانسمیشن لائن	-/۱۰۰,۰۰۰	-/۲,۰۰۰	(تین) ۳۔ ماہ
۲:-	دیہی آب رسانی سکیم قائم بھوانہ ضلع جھنگ مہیا کرنا اور لگانا پمپنگ مشنری	"	"	" "
۳:-	دیہی آب رسانی سکیم کوٹ احمد یار ضلع جھنگ ٹرانسفارمر اور ٹرانسمیشن لائن	-/۸۰,۰۰۰	-/۱,۶۰۰	(چار) ۴ ماہ
۴:-	شہری توسیعی آب رسانی سکیم ربوہ ضلع جھنگ ڈسٹری بیوشن سسٹم "ڈ" ڈایا تا "ہ" ڈایا۔	-/۱,۲۰,۰۰۰	-/۲,۴۰۰	(چھ) ۶ ماہ
۵:-	دیہی آب رسانی سکیم رجانہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ تعمیر کرنا پانی کی ٹنکی ۱۰,۰۰۰ گیلن	-/۲,۰۰,۰۰۰	-/۴,۰۰۰	(چھ) ۶ ماہ
۶:-	دیہی آب رسانی سکیم سندھلیاں والی ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ ٹرانسفارمر اور ٹرانسمیشن لائن	-/۱,۲۰,۰۰۰	-/۲,۴۰۰	(تین) ۳ ماہ

میاں محمد امین مہتمم
محکمہ تعمیرات صحت عامہ قسمت جھنگ

9-P-L-8288

بے اولاد نرینہ اولاد سے محروم دکھی عورتوں کے لیے پرامید واحد علاج گاہ
سنہ ۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
حکیم انوار احمد جان
جانشین و فرزند حکیم نظام جان، جو کہ حضرت والد صاحب کی حسب تمنا دواخانہ کے اسی نام سے دکھی مخلوق کی خدمت میں مصروف ہیں
زیر نگرانی: حکیم انوار احمد جان، چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ
فون: ۲۳۹۹۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاک ٹمبر

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے

۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ

فون آفس ۶۲۶۱۸ فون رہائش ۲۸۰۵۲۰ ۲۸۰۸۰۶

لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں

لیٹ داخلہ

ایکریڈیشن ، ریفریجریشن اینڈ ایئر کنڈیشننگ ٹریڈز میں لیٹ داخلہ ۱۱/۸۲ ۳۰ تک جاری رہے گا

الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ

فون نمبر ۵۹۲

کردے مثانے کی ادویات

Kidney Stone Course 150	گردے مثانے کی پتھریوں کے لئے کڈنی سٹون کورس ۴۰ روزہ
Prostate Cure 15/-	پروسٹیٹ گلینڈ کا بڑھ جانا
Urination Cure 15/-	پیشاب کی کثرت، بار بار آنا
Urine Dribbling Cure 15/-	پیشاب کا (بے اختیار) قطرہ قطرہ گرنا
Urine Retention Cure 15/-	پیشاب کی بندش، رکاوٹ
Dysuria Cure 15/-	پیشاب کا جلن اور درد کے ساتھ آنا
Kidney infection Cure 15/-	پیشاب میں پیپ وغیرہ آنا
Spermatorrhea Cure 15/-	پیشاب میں دھات آنا (جریان)
Hematuria Cure 15/-	پیشاب میں خون آنا
Dropsy Cure. 15/-	کمی پیشاب سے استسقاء۔ جلندھر

ایک سے زیادہ کیورز اکٹھی بھی استعمال ہو سکتی ہیں۔
کیمسٹوں سے ۱۵/- روپے فی کیور۔ ڈاک سے ۲/- زائد ٹریفنگ فری

خاص سٹاکسٹس

لاہور: بزی بی کیمسٹ کمرشل بلڈنگ مال روڈ چوک انارکلی
لاہور: افضل میڈیکل سٹور ملتان روڈ چوک یتیم خانہ
لاہور: خان برادرز میڈیکل اینڈ جنرل سٹور شالیمار لنک روڈ
لاہور: مبشر میڈیکوز چوک میو ہسپتال
سرگودھا: العزیز میڈیکوز چوک سبزی منڈی
فیصل آباد: کریم میڈیکل ہال غلہ امین پور بازار
جھنگ: خالد میڈیکل ہال کورٹ روڈ
جھنگ: دواخانہ قمر الاسلام مین بازار صدر
خانیوال: شاہ کلینک نزد ریلوے اسٹیشن
ملتان: الطاف میڈیکل ہال صدر بازار
حیدرآباد: نور میڈیکل سٹور شاہی بازار
کراچی: خواجہ میڈیکل سٹورز بالمقابل ایکسپریس مارکیٹ صدر
کوئٹہ: غفور میڈیکل سٹور سورج گنج بازار
پشاور: علی برادرز کیمسٹ خیبر بازار
مردان: ڈاکٹر غلام جیلانی نیو مارکیٹ
راولپنڈی: الکیمسٹ کمرشل سنٹر سیٹلائٹ ٹاؤن
منڈی بہاؤالدین: اسراری دواخانہ
اوکاڑہ: المستقیم میڈیکوز۔ ہسپتال بازار
شیخوپورہ: الفیصل میڈیکل ہال سرگودھا روڈ

کیور ٹو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) گول بازار ربوہ فون 606/607

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر حوالہ ضرور دیں۔ مینیجر الفضل۔

جدید فیشن کے مطابق

• سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات • اور چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ کیلئے

فون نمبر ۵۲۶۲۳، ۶۳۸۵۱

کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم

فرحت علی جیولرز لاہور

کئی سال سے آپکی بے لوث خدمت کرنیوالا

واحد ادارہ

احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ

سکنی و زرعی اراضی ۔ مکانات و پلاٹس وغیرہ کی خرید و فروخت کے لئے آپ کی خدمت کا متمنی۔

احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ

انس مارکیٹ ربوہ

فون نمبر ۴۳۶

دفتر ۵۳۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ہو الناصر

فضل خدا کا سایہ ہم پر ہے ہمیشہ

(آمین) ۱۰ دن پورے ہوئے مبارک ہم شب ہائے گذرے

کراچی میں

آپ کے ذوق کے عین مطابق معیاری سونے کے دیدہ زیب اور پرکشش زیورات کا مرکز آپ کی اپنی دکان

الکریم جیولرز

(ایئر کنڈیشنڈ)

بازار فیصل (بالمقابل مینا بازار) کریم آباد چورنگی کراچی

نیز جدید دور کے ڈیزائن آور جڑاؤ و حسب پسند زیورات آرڈر پر بھی تیار کئے جاتے ہیں

پروپرائیٹرز:- میاں عبداللطیف شاہکوٹی اینڈ سنز

جاپان سے کاروبار کے متمنی حضرات متوجہ ہوں

جاپان سے دنیا کے ہر ملک میں اشیاء اور ری کنڈیشنڈ کاروں کی امپورٹ ایکسپورٹ کیلئے

ہماری خدمات حاضر ہیں

MINOCHAN CORPORATION

3-12-2-101 SHIMOMEGURO MEGURO - KU TOKYO 153
JAPAN CABLE :- MINOCHAN TOKYO

آپ کو معلوم ہو کہ

ہمارے دواخانہ

میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز

کا نام اب

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید جانشین و فرزند حضرت حکیم نظام جان

ہو چکا ہے

خدمت کی راہوں پر رواں دواں: دیرینہ قدم

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ، فون: ۷۴۸۴۴

بالمقابل ایوان محمود، ربوہ، فون: ۶۳۸

۷۱۔ سویٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی ۲۷ ۔ چوک دلہ زیدکا ضلع سیالکوٹ